انتساب

استاذ عالی مرتبت، محسن اہلسنت، قاطع شرک وبدعت، دافع ناصبیت ورافضیت

حضرت مولانا ابوالفضل ابوالضیا مقبول احمد رضوی ادام اللہ عمرہ کے نام!

جن کی شفقتوں، محبتوں اور عنایتوں سے یہ کتاب مکمل ہوئی۔

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ الذی کرم وجہ علی المرتضیٰ فلم یزل محظوظا منہ بعین الرضا والصلوٰۃ والسلام علی السید العلی الرضی الارضیٰ شفیع المذنبین یوم فصل القضا وعلیٰ آلہ وصحبہ بعدد کل من یاتی ومضیٰ

اما بعد:

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے محبت ایمان، اور آپ سے بغض نفاق کی علامت ہے جیسا کہ حدیث پاک میں اس طرف اشارہ کیا گیا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم 3736،

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح ☆ مسلم، رقم 131 ☆ابن ماجہ، رقم 114☆ مسند حمیدی، رقم 58 ☆ مسند احمد، رقم 642☆ مسند ابویعلی، رقم 291)

لیکن آپ کی محبت میں افراط (حد سے بڑھنا) بھی ہلاکت کا سبب ہے اور یہ آپ ہی کا ارشادِ گرامی ہے۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل

رحمة الله تعالیٰ علیه ،رقم 951☆السنة لابن ابی عاصم ،رقم 987☆السنة لابی بکر بن الخلال ،رقم 790☆اعتلال القلوب ، رقم 372) یہ بھی افراطی کے قبیل سے ہے کہ آپ کے فضائل میں خلاف حقیقت بے سروپا باتیں کی جائیں ،

جیسے فی زمانہ آپ کی پیدائش کے بارے میں کی جاری ہیں۔

آپ کی ولادت کعبہ میں ہوئی یا اپنے والد کے گھر،یہ ایک تاریخی بات تھی جسے افراط کی بھینٹ چڑھادیا گیا ہے اوراس میں پیش پیش ہمارے کچھ واعظین وخطبا بھی ہیں۔کچھ عرصہ پہلے اس طبقہ کے ایک صاحب ہمارے قصبہ میں تقریر کرنے آئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہنے لگے: ''جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا وقت قریب آیا تو آپ کی والدہ کو حکم ہوا''اے مریم! میرے گھر (بیت المقدس) سے نکل جا۔لیکن جب مولیٰ علی کی ولادت کا وقت آیا تو آپ کی والدہ کو حکم ہوا''اے فاطمہ اندر آجا! پھر یک لخت دیوار کعبہ شق ہوئی اور جناب فاطمہ اندر چلی گئیں۔ (لاحول ولا قوۃ الاباللہ العلی العظیم) یہ گپ شاید آپ نے بھی سنی ہو،ایسی گپیں کن لوگوں کی مرہونِ منت ہیں اوران کا پس منظر کیا ہے؟

جاننے کے لیے''تحفہ اثناعشریہ '' سے مکر نمبر ﴿87﴾ کا مطالعہ کریں ۔یہاں صرف اتنی عرض ہے کہ یہ بات بالکل کمزوراورخلاف تاریخ ہے۔

واهی محض ومخالف تواریخ است ۔(تحفہ اثنا

عشریہ،کید ھشتادوھفتم (87)،درواقعہ دوازدھم (12)،ص 162،مکتبۃ الحقیقہ ترکی 1408ھ)

نیز اللہ تعالیٰ کے عزت ورفعت والے نبی سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی شان کے لائق ہے اور نہ ہی مزاج مرتضوی کے موافق۔فرۃعینی وسکینۃ قلبی سیدنا مرتضیٰ کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اس شخص کے بارے، جو آپ کو شیخین کریمین (سیدنا صدیق اکبر وسیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما) پرفضیلت دیتا ہے فرمایا:

میں اس مفتری (بہتان لگانے والے) کو بہتان کی حد (80 کوڑے) لگاؤں گا۔(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل،اسلام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ،ج 1،ص 294،رقم 387،موسسۃالرسالۃ بیروت،الطبعۃ اللولیٰ 1403ھ ☆السنۃ لعبداللہ بن احمد بن حنبل، قول اولاد علی رضی اللہ عنہ،ج 2،ص 562،رقم 1312،دارابن القیم الدمام،الطبعۃ اللولیٰ 1406ھ ☆الموتلف والمختلف للدار قطنی،باب حجل وجحل وحجل ،ج 2،ص 807،دارالغرب الاسلامی بیروت،الطبعۃ اللولیٰ 1406ھ ☆السنۃ لابن ابی عاصم،باب ماروی عن علی رضی اللہ عنہ من تفضیلہ ابا بکر وعمر ......،ج

2،ص 575، رقم 1219، باب فی ذکر الرافضة اذلهم الله ،رقم 993،**اسنادہ حسن** ،المکتب الاسلامی بیروت ،الطبعة اللولیٰ 1400ھ☆الاعتقاد والهداية الى سبيل الرشاد علی مذهب السلف واصحاب الحدیث للبيهقی،باب اجتماع المسلمین علی بیعة ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه......،ص 358، دار الافاق الجدیدة بیروت، الطبعة اللولیٰ 1401ھ☆الکفایة فی علم الرواية للخطیب ،باب فی الراوی یقول ثنا فلان اوفلان ،ص 376،المکتبة العلمیه مدینه منوره☆الاستیعاب فی معرفة الاصحاب لابن عبدالبر، ذکر عبدالله بن ابی قحافه رضی الله عنهما ،ص 434، رقم ,1490 دار المعرفة بیروت ،الطبعة اللولیٰ 1427ھ ☆ مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ،عمر بن الخطاب رضی الله عنه ،ج 19،ص 20، دار الفکر دمشق ،الطبعة اللولیٰ 1402ھ☆ الریاض النضرة فی مناقب العشرة ،الفصل الرابع فی اسلامه ذکر بدء اسلامه،ج 1،ص 90، دار الکتب العلمیه بیروت☆الصواعق المحرقة علیٰ اهل الرفض والضلال

والزندقة،الفصل اللاول فی ذکر افضلیتھم علیٰ ھذاالترتیب ،ج 1،ص 177،الفصل الثانی فی ذکر فضائل ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ……ج 1،ص 196، موسسۃ الرسالۃ بیروت،الطبعۃ اللولیٰ 1417ھ ☆المطایاالنبویۃفی الفتاوی الرضویۃلامام احمدرضا،ج 29،ص 367،رضافاونڈیشن لاھور، 1426ھ ☆ مطلع القمرین فی ابانۃسبقۃالعمرین لامام احمدرضا،تبصرہ عاشرہ،ص 143، مکتبہ بھارشریعت لاھور،اشاعت اول1431ھ ☆مسند امیر المومنین ابی حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ واقوالہ علی ابواب العلم،لابن کثیر،کتاب الحدود،ج 2،ص523**،ھذا اسناد جید قوی وفیہ دلالۃ علی عقوبۃ الشیعہ**…… ، دارالوفاء المنصورہ ،الطبعۃ اللولیٰ 1411ھ)

غور کریں! جو ذات گرامی دو بزرگ صحابہ کے ساتھ تقابل پسند نہیں کرتی، کیا وہ ایک صاحب کتاب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تقابل پسند کرے گی!

یہ تو صرف ایک روایت تھی، ورنہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش کے بارے میں بہت ساری عجیب وغریب باتیں کی جاتی ہیں اور ان تمام کا مدار صرف اس پر ہے

کہ ”آپ مولود کعبہ“ ہیں۔

آپ مولود کعبہ ہیں یا نہیں، یہ ایک تحقیق طلب امر تھا۔

الحمدللہ ہم نے یہ بیڑا اٹھایا اور کافی محنت ومطالعہ کے بعد کسی نتیجے پر پہنچے۔

یہ بات کہاں تک درست ہے؟ زیر نظر کتاب اسی تحقیق پر مبنی ہے۔

انداز تحقیق

☆ اس میں حتـــــی الـــمـــقـــدور ہر بات با حوالہ لکھی ہے؛ کتاب کا پورا نام، باب، صفحہ، جلد، مطبع اور سن طباعت وغیرہ تفصیلاً لکھا ہے تا کہ اہل علم کو تحقیق ومراجعت میں آسانی رہے۔

☆ حوالہ بر حاشیہ نہیں لکھا بلکہ ہر بات کے ساتھ لکھا ہے، تا کہ ”بے اعتنائی کی بجائے“ اس سے مکمل استفادہ کیا جائے اور یاد رکھنے میں بھی آسانی ہو۔

☆ عربی وفارسی عبارات کے ترجمہ وخلاصہ کے ساتھ اصل عبارت بھی لکھی ہے ،البتہ بعض جگہ طوالت سے بچنے کیلئے عبارت ملتقطا، اور بعض جگہ صرف حوالہ نقل کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔

☆ جس عالم یا محدث کے حوالے سے کوئی بات لکھی ہے ان کا پورا نام، ولدیت ،کنیت، مشہور لقب اور سن وفات کے ساتھ لکھا ہے۔

☆ نیز اس میں دیگر علما کے ساتھ، حدیث، نسب اور تاریخ کے بڑے بڑے ائمہ وحفاظ سے بھی استفادہ کیا ہے۔ الحمدللہ۔

اعتذار

اگر چہ صحت کا بہت خیال رکھا گیا ہے لیکن عوارض بشریہ سے بھی انکار نہیں اس لیے دوران مطالعہ اگر آپ کو کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں ان شاء اللہ تعالی ہمیں شکریہ کے ساتھ اصلاح کرنے والا پائیں گے۔

☆......☆......☆

ایک عرض!

ہم نے مہذب انداز میں علمی دلائل سے اپنا موقف ثابت کیا ہے، اگر کسی صاحب علم کو اس سے اختلاف ہو تو اسے چاہیے کہ دلائل سے اظہار رائے کرے، ان شاء اللہ عزوجل ہم خیر مقدم کریں گے۔ اور اگر ویسے ہی کیچڑ اچھالنے کی سعی ناشکور کی، جیسے فی زمانہ علمی و تحقیقی تحریروں سے کیا جارہا ہے تو ہم بھی اس کا جواب، ''جواب آں غزل'' کے طور پر اسی لہجہ میں دینے پر مجبور ہوں گے۔ کیوں کہ

وَبعض الحلم عند الجهل للذلة اذعان

وفي الشر نجاة حين لا ينجيك احسان

(مفہوم) بعض اوقات کسی کی جہالت خاموشی سے برداشت کرلینا باعث ذلت ہو جاتا ہے اور جب احسان و نرم خوئی سے سامنے والا ناجائز فائدہ اٹھائے اور اسے سمجھانا نافع نہ ہو تو پھر کامیابی ''اینٹ کا جواب پتھر سے'' دینے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

اللهم اليك فوضت امري واليك الجات ظهري فاصلح لي شاني كله واغفرلي ذنبي دقه وجله. صلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه ونور عرشه وزينة فرشه وقاسم رزقه سيدنا محمد وعلى آله واصحابه

اجمعین۔

آمین ثم آمین بجاہ یٰسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم!

محمد لقمان

عفا عنہ الرحمان

11 ربیع الثانی 1432ھ

مولود کعبہ کون؟

حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کعبہ میں ہوئی، آپ کے علاوہ کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "مولود کعبہ" تقریباً ہر اس محدث و عالم اور مؤرخ نے لکھا ہے جس نے آپ کے حالات بیان کیے ہیں۔ یہاں ہم بعونہ تعالیٰ کچھ علماو محدثین کے حوالے سے اس بات کی وضاحت کرتے ہیں۔

☆ امام حافظ ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، المتوفی 261ھ فرماتے ہیں:

ولد حکیم بن حزام فی جوف الکعبۃ وعاش مائۃ وعشرین سنۃ.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کعبہ شریف میں ہوئی اور آپ ایک سو بیس سال تک زندہ رہے (مسلم، کتاب البیوع باب الصدق فی البیع والبیان، رقم 1532، الرقم المسلسل 3859)

☆ علامہ ابو جعفر محمد بن حبیب بغدادی، المتوفی 245ھ لکھتے ہیں:

وحکیم ھذا ولد فی الکعبۃ ۔(کتاب المحبر، ص 176، مطبوعہ دار الافاق الجدیدۃ بیروت)

☆ امام ابو الولید محمد بن عبد اللہ بن احمد مکی (ازرقی) المتوفی 250ھ لکھتے ہیں:

فولدت حکیما فی الکعبۃ ۔(اخبار مکہ وماجاء فیھا من الآثار، باب ماجآء فی فتح الکعبۃ ومتی کانو ایفتحونھا......،ج 1،ص 174، دارالاندلس بیروت)

☆ قاضی مکہ امام حافظ زبیر بن بکار، المتوفی 256ھ لکھتے ہیں:

فولدت حکیم بن حزام فی الکعبۃ ۔(جمھرۃ نسب قریش واخبارھا،ج 1،ص 366، مطبوعہ دارالیمامۃ الریاض ،الطبعۃ الثانیہ 1419ھ)

☆ امام احمد بن یحیٰی بن جابر بن داؤد البلاذری، المتوفی 279ھ لکھتے ہیں:

حکیم بن حزام وامہ ابنت زھیر بن الحارث بن اسد بن عبدالعزیٰ واسمھا فاختۃ ،وولدتہ فی جوف الکعبۃ۔(جمل من انساب الاشراف ،حکیم بن حزام ،ج 9،ص 435، دارالفکر بیروت ،الطبعۃ الاولیٰ 1417ھ)

☆ امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان البستی، المتوفی 354ھ لکھتے ہیں:

فولدت حکیم بن حزام فی جوف الکعبۃ ۔(تاریخ الصحابہ ،ص 68، رقم 234، دارالکتب العلمیہ بیروت ،الطبعۃ اللولیٰ 1408ھ☆ مشاھیر علماء الامصار واعلام فقھاء الاقطار ،ج 1،ص 31،رقم 30، دارالوفاء المنصورہ ،الطبعۃ اللولیٰ 1411ھ)

☆ امام ابوسلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم البستی (خطابی) المتوفی 388ھ لکھتے ہیں:

فولدت حکیماً فی الکعبۃ۔(غریب الحدیث، حدیث حکیم بن حزام...... ج 2، ص 557، دارالفکر بیروت ،الطبعۃ الاولیٰ 1402ھ)

☆ علامہ ابومنصور عبدالملک بن محمد بن اسماعیل الثعالبی، المتوفی 429ھ لکھتے ہیں:

حکیم بن حزام وکان ولد فی الکعبۃ۔(ثمار القلوب فی المضاف والمنسوب ،الاستشھاد، ص 518 ،دارالمعارف القاھرہ)

☆ حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد الاصبھانی، المتوفی 430ھ لکھتے ہیں:

(حکیم بن حزام) ولد فی الکعبۃ۔(معرفۃ الصحابۃ ،حکیم بن حزام......، ج 2، ص 701، 702، دارالوطن الریاض، الطبعۃ الاولیٰ 1419ھ)

☆ امام ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر القرطبی ،المتوفی 463ھ لکھتے ہیں:

حکیم بن حزام بن خویلد ولد فی الکعبۃ۔(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، باب الحاء، ج 1، ص 417، رقم 553، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ

الثانیہ1422ھ)

☆امام عبدالکریم بن محمد بن منصور التیمی السمعانی المروزی،المتوفی 562ھ لکھتے ہیں:

فولدت حکیم بن حزام فی جوف الکعبۃ۔(الانساب ،باب الالف والسین،اسدی 137،ج 1،ص 214،مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد،الطبعۃ اللولیٰ 1382ھ)

☆امام حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن الشافعی (ابن عساکر)،المتوفی 571ھ لکھتے ہیں:

حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ ابو خالد ولد فی جوف الکعبۃ۔(تاریخ دمشق الکبیر ،ذکر من اسمہ حکیم ،ج 17،ص 71.72،رقم1699، دار احیاء التراث العربی بیروت ،الطبعۃ اللولیٰ 1421ھ)

☆امام مجد الدین ابو السعادات المبارک بن محمد ابن الاثیر الجزری، المتوفی 606ھ لکھتے ہیں:

حکیم بن حزام ،وھو ابن اخی خدیجۃ بنت خویلد ام المو منین ،ولد فی الکعبۃ ۔(تتمہ جامع الاصول فی احادیث الرسول،حرف الحاء،الفصل اللول ،ج 14،ص 296،

دارالفکر بیروت ،الطبعۃ اللولیٰ 1420ھ)

☆ امام عز الدین ابوالحسن علی بن محمد الجزری ((ابن اثیر)) المتوفی 630ھ لکھتے ہیں:

حکیم بن حزام ولد فی الکعبۃ۔(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ،باب الحاء،ج 2،ص 44،رقم 1234، دارالمعرفہ بیروت 1428ھ)

☆ امام حافظ تقی الدین ابوعمرو عثمان بن صلاح الدین عبد الرحمان الشافعی، المتوفی 643ھ لکھتے ہیں:

حکیم بن حزام و کان مولدہ فی جوف الکعبۃ۔(معرفۃ انواع علم الحدیث ،النوع الموفی ستین، معرفۃ تواریخ الرواۃ،ص 487، دارالکتب العلمیہ بیروت ،الطبعۃ اللولیٰ 1423ھ)

☆ الحافظ المتقن جمال الدین ابی الحجاج یوسف المزی، المتوفی 742ھ لکھتے ہیں:

فولدت حکیم بن حزام فی الکعبۃ۔(تھذیب الکمال فی اسماء الرجال ،باب الحاء، ج 2،ص 258، رقم 1438، موسسۃ الرسالہ بیروت ،الطبعۃ اللولیٰ 1418ھ)

☆ امام حافظ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، المتوفی 748ھ لکھتے ہیں:

(حکیم بن حزام) ولد فی جوف الکعبۃ۔(تاریخ اسلام

ووفیات المشاھیروالا علام، حوادث ووفیات 41تا 60ھ،ص 198، سیر اعلام النبلاء، ج4،ص 211،رقم 234،دارالحدیث القاھرہ 1427ھ)

1☆علامہ صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی، المتوفی 764ھ لکھتے ہیں :

حکیم بن حزام بن خویلد القرشی الاسدی،ولد فی جوف الکعبة ۔(الوافی بالوفیات، ج 9،ص 154،رقم 829،دارالفکر بیروت،الطبعة اللولیٰ 1425ھ)

☆حافظ ابوالفدا عماد الدین اسماعیل بن عمر البصری (ابن کثیر)المتوفی 774ھ لکھتے ہیں:

حکیم بن حزام ولدته امه فی جوف الکعبة ۔(البدایة والنھایة ،سنة ثلاث وخمسین ،ذکر من توفی فیھا ،ج 8،ص 74،داراحیاء التراث العربی بیروت،الطبعة اللولیٰ 1408ھ ،ج 8،ص 68،دارالفکر بیروت 1407ھ)

☆علامہ ابوالعباس احمد بن حسن بن الخطیب (ابن قنفذ)المتوفی 810ھ لکھتے ہیں:

حکیم بن حزام الذی ولد فی جوف الکعبة ۔(الوفیات معجم زمنی الصحابةواعلام المحدثین والفقھاء والمولفین،العشرة السادسة من المائة اللولیٰ،ص

67،دارالآفاق الجدیدہ بیروت،الطبعۃ الرابعۃ 1403ھ)

☆ امام حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی، المتوفی 852ھ لکھتے ہیں:

وحکی الزبیر بن بکار ان حکیماً ولدفی جوف الکعبۃ ۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ،ج 2،ص 98،رقم 1805،دارالکتب العلمیہ بیروت،الطبعۃ الثانیہ 1423ھ ،تھذیب التھذیب،ج 1،ص 586،رقم 1737،داراحیاء التراث العربی بیروت،الطبعۃ الثانیہ 1413ھ)

☆ امام حافظ جلال الدین عبدالرحمان بن ابوبکر السیوطی الشافعی ،المتوفی 911ھ لکھتے ہیں:

حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد و کان مولدہ فی جوف الکعبۃ ۔

(تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی،النوع الستون،التواریخ والوفیات،ص 355،دارالکتاب العربی بیروت 1427ھ)

☆ امام حافظ صفی الدین احمد بن عبداللہ الخزرجی، المتوفی 923ھ لکھتے ہیں:

حکیم بن حزام ولد فی جوف الکعبۃ ۔(خلاصۃ تذھیب تھذیب الکمال فی اسماء الرجال،ج 1،ص 272،رقم 1572،دارالکتب العلمیہ بیروت،الطبعۃ اللولیٰ 1422ھ)

ان تمام عبارات کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''مولود کعبہ'' ہیں۔صرف انہیں کتابوں میں نہیں بلکہ ان کے علاوہ بھی کئی کتب میں یہ بات موجود ہے۔حتیٰ کہ شیعہ، جوصرف حضرت علی کو''مولود کعبہ''مانتے ہیں ان کے مورخ میر زا تقی نے بھی لکھا ہے کہ حضرت حکیم بن حزام''مولود کعبہ'' ہیں۔لکھتا ہے:

در کعبہ مادرش رادرد زادن بگرفت نطعی حاضر کردند تا حکیم رابزاد۔(ناسخ التواریخ ،کتاب اصحاب ،ازوقایع اقالیم سبعہ،باب حرف الحا،ج 3،ص 322،کتاب فروشی ......، تھران) نیز جن لوگوں کا خیال ہے کہ''حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک کوئی بھی فرد بشر کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔ان عبارات سے ان کے''بلا دلیل دعویٰ'' کی بھی تردید ہو جاتی ہے۔

ضعیف روایت

اب دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے''کیا آپ کے علاوہ بھی کوئی ایسا''مولود مسعود ''ہے جو کعبہ میں پیدا ہوا؟''اس کا جواب بھی معتبر علما کی زبانی سنئے!چنانچہ:

امام ابوزکریا محی الدین یحیٰی بن شرف النووی الدمشقی،المتوفی 676ھ فرماتے ہیں کہ صرف حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت جوف کعبہ میں ہوئی ،آپ کے علاوہ کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔اور جو یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کعبہ میں پیدا ہوئے، یہ بات علما کے نزدیک

ضعیف ہے۔

ولد حکیم فی جوف الکعبۃ ولا یعرف احد ولد فیہا غیرہ واما ما روی ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ولد فیہا فضعیف عندالعلماء ۔(تھذیب الاسماء واللغات، حرف الحاء، ج 1، ص 409، رقم 127، دارالفیحاء بیروت، الطبعۃ اللولیٰ 1427ھ) اسی طرح حافظ سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی لکھا ہے۔فرماتے ہیں:

قال الزبیر بن بکار کان مولد حکیم فی جوف الکعبۃ .قال شیخ الاسلام ولا یعرف ذلک لغیرہ وما وقع فی مستدرک الحاکم من ان علیاً ولد فیہا ضعیف ۔امام زبیر بن بکار کہتے ہیں: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور شیخ الاسلام امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں آپ کے علاوہ کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا جو مستدرک حاکم میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

''مولود کعبہ'' لکھا ہے یہ ضعیف ہے۔(تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، النوع الستون، التواریخ والوفیات، ص 356، دارالکتاب العربی بیروت 1427ھ)

توجہ فرمائیں!

س: کیا فضائل میں ضعیف حدیث مقبول نہیں؟

ج: اس کی کچھ شرطیں ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایسی ضعیف حدیث فضائل میں قبول کی جاتی ہے جو کسی صحیح حدیث کے مقابل نہ ہو۔

(المطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ، ج 5، ص 580، ملخصاً، رضا فاونڈیشن لاھور، 1414ھ)

س: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولود کعبہ ہونے کے بارے میں جو ضعیف روایات ہیں کیا وہ مقبول ہیں؟

ج: حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے "مولود کعبہ" ہونے کے بارے میں کوئی مرفوع روایت ہے اور نہ ہی ضعیف موقوف، صرف بعض لوگوں کے ضعیف اقوال ہیں۔ جب کہ اس کے برعکس اجلہ علمائے اہلسنت کے اقوال صحیحہ معتمدہ اور مولد کی بابت مشاہدات ہیں۔ والہذا مولود کعبہ والی روایت ایسی ضعیف نہیں جسے فضائل میں قبول کرلیا جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

علامہ خفاجی کی تحقیق

حضرت علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن عمر الخفاجی، المتوفی 1069ھ لکھتے ہیں:
حضرت حکیم بن حزام کے علاوہ کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔

حکیم بن حزام ولد قبل عام الفیل بثلاث عشرۃ سنۃ داخل الکعبۃ ،ولم یولد فیھا احد غیرہ ۔(نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض ،القسم اللول فی تعظیم العلی الاعلی لقدر النبی ﷺ،الباب الثانی فی تکمیل اللہ سبحانہ وتعالیٰ لہ ﷺ...... ،ج 1،ص 509،دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ اللولیٰ 1421ھ)

ضعیف و بے ثبوت بات

اسی طرح علامہ علی بن برھان الدین الحلبی الشافعی ،المتوفی 1044ھ نے بھی لکھا ہے کہ: حضرت علی کے بارے میں جو یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کعبہ میں پیدا ہوئے ،یہ علماء کرام کے نزدیک ضعیف ہے ۔**واما ما روی ان علیا ولد فیھا فضعیف عندالعلماء** (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون، المعروفۃ بالسیرۃ الحلبیۃ ،باب تزوجہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ بنت خویلد رضی اللہ عنھا،ج 1،ص 139، دار احیاء التراث العربی بیروت)

علامہ شیخ حسین بن محمد الدیار بکری، المتوفی 966ھ نے بھی لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ کہنا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے، بے ثبوت ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں!

ویقال کانت ولادته فی داخل الکعبة ولم یثبت (تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس، ذکر خلافته علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنه، ص 275، دار صادر بیروت)

مورخ الحاج عباس کرارہ نے بھی اس امر کی تصریح کی ہے کہ مولود کعبہ صرف حضرت حکیم بن حزام ہیں، آپکے علاوہ کوئی مولود کعبہ نہیں۔ **ان حکیم بن حزام ولد فی الکعبة ولا یعهد احدولد فی الکعبة** ۔ (الدین وتاریخ الحرمین الشریفین، من الحوادث التی وقعت فی الکعبة والمطاف، ص 75، مرکز الحرمین التجاری بمکة المکرمه) اسی طرح

ڈاکٹر ابو شہبہ محمد بن محمد المتوفی 1403ھ نے بھی لکھا ہے:

''مولود کعبہ'' صرف حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، شیخ الاسلام ابن حجر فرماتے ہیں: ان کے علاوہ کسی کا مولود کعبہ ہونا معروف نہیں، اور جو مستدرک حاکم میں حضرت علی کے بارے میں یہ بات لکھی ہے وہ ضعیف ہے۔

کان مولد حکیم فی جوف الکعبة ،قال شیخ الاسلام ابن حجر: ولا یعرف ذلک لغیره وما وقع فی المستدرک للحاکم من ان علیا

ولدفیہا ضعیف۔(الوسیط فی علوم ومصطلح الحدیث ،الفرع الثانی ،ص 660،دار الفکر العربی) عمدۃ المحققین حضرت علامہ مولانا مقبول احمد رضوی زیدمجدہ لکھتے ہیں:بعض جہلاجویہ کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کعبے کے اندر پیداہوئے یہ بالکل غلط و بے بنیاد اور روافض کا جھوٹ ہے۔جوف کعبہ میں صحابی رسول حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے سواکوئی شخص پیدانہیں ہوا۔(مسائل حج وعمرہ،ایک وہم کاازالہ،ص 66،اشاعت اول 1426ھ)

ایک دیوبندی کی تحقیق

دیوبندی محقق ،نافع جھنگوی نے لکھا ہے کہ:حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام ولادت کے لئے بعض روایات میں "داخل الکعبہ" کے الفاظ بھی ملتے ہیں لیکن یہ بات علما کے نزدیک فن روایت کی رو سے صحیح نہیں۔"ولادۃ فی الکعبہ" کی روایات کواہل علم نے مرجوح قرار دیا ہے اور صیغہ تمریض سے ذکرکیا ہے۔(سیرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ ،ولادت مرتضوی،ص 33،تخلیقات لاھور)

نیز غیرمقلدین نے عبدالرحمان رفعت پاشا کی ایک کتاب کااردو ترجمہ شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے:

تاریخ نے اپنے ریکارڈ میں یہ بات محفوظ کرلی ہے کہ یہ (حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ)واحد شخص ہیں جن کی پیدائش خانہ کعبہ میں ہوئی۔(صحابہ رضی

اللہ عنھم کی تابناک زندگیاں، ص 312، دار الکتب السلفیہ، شیش محل روڈ لاہور، طبع اول 2008ء)

ابن ابی الحدید کی تحقیق

شارح نہج البلاغہ عبدالحمید بن ھبتہ اللہ المدائنی (ابن ابی الحدید شیعی) لکھتا ہے:

واختلف في مولد علي عليه السلام اين كان؟فكثير من الشيعة يزعمون انه ولد في الكعبة ،والمحدثون لا يعترفون بذلك ،ويزعمون ان المولود في الكعبة، حكيم بن حزام بن خويلد بن اسد بن عبدالعزىٰ بن قصي.

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت گاہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ کثیر شیعوں کا خیال ہے کہ "آپ مولود کعبہ ہیں،" لیکن محدثین اس بات کو نہیں مانتے، ان کے نزدیک "مولود کعبہ" صرف حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔(شرح نھج البلاغہ، القول فی نسب امیر المومنین علی علیہ السلام ......، ج 1، ص 14، دار الجیل بیروت، الطبعۃ اللولیٰ 1987ء) ابن ابی الحدید کی اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ حضرت علی کو "مولود کعبہ" سمجھنا شیعوں کا خیال ہے۔ اور یہ بات درست ہے۔ کیونکہ ماقبل اہلسنت کی جن کتب سے حضرت حکیم بن حزام کی ولادت کے متعلق حوالے دیئے گئے ہیں تقریباً ان تمام میں مولیٰ مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ذکر خیر جناب حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی گنا زیادہ ہے، لیکن آپ کو "

مولود کعبہ" کسی نے نہیں لکھا۔ ان کے علاوہ بھی ہماری معلومات کے مطابق اہلسنت کی کسی معتبر کتاب میں اس بات کو صحیح سند اور معتبر ماخذ کے ساتھ نقل نہیں کیا گیا۔

حضرت علی کہاں پیدا ہوئے؟

یہ واضح ہو جانے کے بعد کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ "مولود کعبہ" نہیں، مولود کعبہ صرف حضرت حکیم بن حزام ہیں۔ تیسرا سوال یہ اٹھتا ہے کہ اگر "مولود کعبہ" صرف حضرت حکیم بن حزام ہیں تو پھر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کہاں پیدا ہوئے؟ اس کا جواب بھی با حوالہ ملاحظہ کریں! چنانچہ:

مولود شعب بنی ہاشم

☆ امام حافظ ابوعمر وخلیفہ بن خیاط اللیثی، المتوفی 240ھ لکھتے ہیں:

ولد علی بمکة فی شعب بنی هاشم۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مکہ میں شعب بنی ہاشم میں ہوئی۔ (تاریخ خلیفہ بن خیاط، سنة اربعین، ص 199، دار طیبہ الریاض، الطبعة الثانیہ 1405ھ۔ ص 120، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعة الاولیٰ 1415ھ)

یہی بات

امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ھبۃ اللہ الشافعی (ابن عساکر) المتوفی 571ھ نے بھی لکھی ہے۔ فرماتے ہیں:

ولد علی بمکة فی شعب بنی هاشم۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مکہ میں شعب بنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔(تاریخ دمشق الکبیر، ج 45،ص 448،رقم 5029،دار احیاء التراث العربی بیروت ،الطبعة اللولیٰ 1421ھ۔ج 42،ص 575،دارالفکر بیروت 1415ھ)

ان کے اتباع میں علامہ ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم بن علی الانصاری الافریقی (ابن منظور) المتوفی 711ھ نے بھی لکھا ہے:

ولد علی بمکة فی شعب بنی هاشم۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مکہ میں شعب بنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔(مختصر تاریخ دمشق، ج 18،ص 97،دارالفکر بیروت ،الطبعة الاولیٰ 1402ھ)

اسی طرح آزاد مورخ، احمد بن محمد بن عبد ربہ الاندلسی، المتوفی 328ھ نے بھی لکھا ہے: **ولد علی بمکة فی شعب بنی هاشم۔**

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں شعب بنی ہاشم میں پیدا ہوئے (کتاب العقد الفرید، نسب علی بن ابی طالب وصفته ،ص 297،ج 4،دارالارقم بیروت، الطبعة اللولیٰ 1420ھ)

سیرت نگار محمد بن محمد حسن نے بھی لکھا ہے کہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جائے ولادت شعب بنی ہاشم میں ہے۔

وھو الذی حصرت قریش بنی ھاشم فیه عند بدء الدعوة،ویسمی شعب بنی ھاشم وشعب علی به ولد رسول الله ومولدعلی بن ابی طالب -(المعالم الاثیرة فی السنةوالسیرة ،باب شعب ابی طالب،ج 1،ص 150،دارالقلم دمشق ،الطبعة اللولیٰ 1411ھ)مولانا سید منتخب الحق قادری، ڈین (صدر) کلیہ معارف اسلامیہ کراچی یونیورسٹی لکھتے ہیں:مولدِ علی۔یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جائے پیدائش جو مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنوب میں ہے۔(حج اور عمرہ،مکہ مکرمہ میں قابلِ زیارت مقامات، ص 61، پاکستان انٹرنیشنل ائیر لائنز)

دیوبندی کا اعتراف

دیوبندی مفتی ،سعید احمد سہارن پوری نے بھی لکھا ہے کہ:حضرت علی کی جائے پیدائش شعب بنی ہاشم (میں ہے۔)(معلم الحجاج ،مکہ مکرمہ کے مشاھد ومقابر،ص 306،ادارہ اسلامیات انار کلی لاھور)

دارابوطالب

علامہ ابو الحسن محمد بن احمد بن جبیر الکنانی الاندلسی ،المتوفی 614ھ لکھتے ہیں

:حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت گاہ ابوطالب کا گھر ہے۔

مولد علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہ ،وفیہ تربی رسول اللہ ﷺ وکان دارالابی طالب عم النبی ﷺ (رحلة ابن جبیر وھی الرسالة المعروفة تحت اسم اعتبار الناسك فی ذکر

الآثار الکریمة والمناسك ،مسجد مولد النبی ،ص 129،دار الکتب العلمیه بیروت،الطبعة اللولیٰ 1424ھ) یہی عبارت ،علامہ ابوالبقاء خالد بن عیسیٰ بن احمد ،(المتوفی آٹھویں ہجری) نے بھی نقل کی ہے۔(تاج المفرق فی تحلیة علماء المشرق ،وصلاة علی سیدنا وعلی آله وصحبه ،ص 78)

پانچ موالد

علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن علی بن عبدالقادر المقریزی، المتوفی 845ھ نے اپنی کتاب المواعظ والاعتبار میں کچھ موالد کا ذکر کرتے ہوئے جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولد کا بھی ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

وقال ابن الطویر :ذکر جلوس الخلیفة فی الموالد الستته فی تواریخ مختلفة ،وما یطلق فیھا ،وھی مولد النبی ﷺ ومولد امیر المومنین علی ابن ابی طالب ،ومولد فاطمة علیھاالسلام ،ومولد الحسن ،ومولد الحسین علیھما السلام ۔(المواعظ والاعتبار

بذکر الخطط والآثار ،ذکر ابواب القصر الکبیر الشرقی ،ج2،ص 333،دارالکتب العلمیہ بیروت ،الطبعۃ الاولیٰ 1418ھ)

اسی طرح مورخ کامل بن حسین الحلبی الغزی،المتوفی 1351ھ نے **نہر الذہب** میں دیگر موالد کے ساتھ "مولد علی" کا بھی ذکر کیا ہے۔(نھر الذھب فی تاریخ حلب، شروطہ ،ج2،ص 404،دارالقلم حلب،الطبعۃ الثانیہ1419ھ)

مشہور موالد

اسی طرح مورخ ابراہیم رفعت پاشا،المتوفی 1325ھ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی جائے ولادت اور دیگر موالد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: اہل مکہ کے نزدیک یہ مقامات مشہور رہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ فلاں فلاں کی جائے ولادت ہے۔**مولد علی ومولد عمر ومولد فاطمۃ رضی اللہ عن جمیعھم،فھذہ الاماکن مشھورۃ عند اھل مکۃ ،فیقولون ھذا مولد فلان ،ھذا مولد فلان** (مرآۃ الحرمین او الرحلات الحجازیۃ والحج ومشاعرہ الدینیہ،باب مولد الرسول ﷺ ج 1،ص 188 دارلمعرفہ بیروت)

متفق علیہ مسئلہ

امام حافظ تقی الدین محمد بن احمد بن علی الفاسی المالکی، المتوفیٰ 832ھ، اپنی کتاب **شفاء الغرام** میں متبرک مقامات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت گاہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت گاہ نبی اکرم ﷺ کی ولادت گاہ کے قریب ہے اور یہ اہل مکہ کے نزدیک "بلا اختلاف مشہور ہے"، نیز اس کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جائے ولادت ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں!

مولد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،قریباً من مولد النبی ﷺ من اعلاہ مما یلی الجبل ،وھو مشھور عند اھل مکۃ بذلک لا اختلاف بینھم فیہ ،ولم یذکرہ الازرقی ،وذکرہ ابن جبیر ،وعلی بابہ مکتوب :ھذا مولد امیر المومنین علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہ

۔(شفاء الغرام باخبار البلد الحرام ،الباب الحادی والعشرون ،فی ذکر الاماکن المبارکۃ التی ینبغی زیارتھا الکائنۃ بمکۃ المشرفۃ وحرمھا وقربہ، ذکر صفۃ ھذا المکان ،ج 1،ص 358، دار الکتب العلمیہ بیروت ،الطبعۃ الاولیٰ 1421ھ) اس کے بعد علامہ فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مکان کی ہیئت بیان کی ہے۔

اسی طرح امام محمد بن احمد بن الضیاء الحنفی المکی، المتوفی 854ھ نے بھی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی ولادت گاہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ: وہ نبی کریم ﷺ کی ولادت گاہ کے قریب ہے اور اس کے دروازے پر لکھا ہوا ہے یہ امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جائے ولادت ہے۔ پھر فرماتے ہیں:

جو یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کعبہ میں پیدا ہوئے، یہ علما کے نزدیک ضعیف ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں!

مولد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھذا الموضع مشھور عندالناس بقرب النبی ﷺ با علی الشعب الذی فیہ المولد ولم یذکرہ الازرقی وذکرہ ابن جبیر و علی بابہ حجر مکتوب فیہ ھذا مولد امیر المومنین علی بن ابی طالب ،وفیہ ربی رسول اللہ ﷺ .وقیل ولد علی بن ابی طالب فی جوف الکعبۃ ،وھذا ضعیف عندالعلماء۔

(تاریخ مکۃ المشرفۃ والمسجد الحرام والمدینۃ الشریفۃ والقبر الشریف ،فصل فی ذکر الاماکن المبارکہ ،ص 185، دار الکتب العلمیہ بیروت ،الطبعۃ الثانیہ 1424ھ)

قابل زیارت مقامات

حضرت صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، المتوفی 1367ھ، زائر مکہ کو فرماتے ہیں: مکان ولادت اقدس حضور انور ﷺ ومکان حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ومکان ولادت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجبل ثور وغار حرا ومسجد الجن ومسجد جبل ابی قبیس وغیرہا مکانات متبرکہ کی بھی زیارت سے مشرف ہو۔ (بہار شریعت، مقامات متبرکہ کی زیارت، حصہ 6، ج 1، ص 1150، مکتبۃ المدینہ کراچی 1429ھ)

یہ عبارت اس پر بھی دلالت کررہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولودِ کعبہ نہیں۔

اس کے علاوہ مشہورِ زمانہ کتاب "تاریخ نجد و حجاز" میں بھی "مولد علی" کی زیارت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ (تاریخ نجد و حجاز، نجدی حکومت کا تعصب مذہبی، ص 300، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، سال اشاعت 2010ء)

نجدیوں کے مظالم

نیز آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت گاہ پر ایک "قبہ بھی بنا ہوا تھا" جسے نجدیوں نے دیگر مقامات مقدسہ کے ساتھ منہدم کردیا۔ چنانچہ:

سید احمد بن زینی دحلان المکی الشافعی ، المتوفی 1304ھ لکھتے ہیں: وہابیوں نے مسجدوں کو گرا دیا، بزرگوں کی یادگاروں کو مٹا دیا ، جنت المعلیٰ کے گنبدوں کو کھود کر پھینک دیا۔ انہوں نے وہ قبے بھی منہدم کر دیئے جو رسول اللہ ﷺ ، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی ولادت والی جگہ کے اوپر بنے ہوئے تھے۔ آپ کی اصل عبارت یہ ہے:

فبادر الوهابيون ومعهم كثير من الناس ،لهدم المساجد ومآثر الصالحين فهدموا اولا مافي المعلى من القبب فكانت كثيرة ثم هدموا قبة مولد النبي ﷺ ومولد سيدنا ابي بكر الصديق رضي الله تعالىٰ عنه ومولد سيدنا علي رضي الله عنه ۔(خلاصة الكلام في بيان امراء البلد الحرام ،ذكر هدم القبب ،ج 2،ص 278، مكتبة ايشيق استانبول تركيه 1399ھ)یہی عبارت اہلسنت کے مشہور عالم اور مفتی، مولانا جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اپنی کتاب **انوار الحدیث** کے آخر میں اپنے حالات زندگی قلم بند کرتے ہوئے نقل کی ہے۔(انوار الحديث ،تحت المصنف بيده ،ص 514، ضياء القرآن لاهور ،بار اول 1400ھ)

علما کا فیصلہ

ان تمام حوالہ جات سے واضح ہو گیا کہ "مولود کعبہ" صرف حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے جناب حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "مولود کعبہ" نہیں۔ آپ کی ولادت اپنے والد کے گھر ہوئی جو کہ شعب بنی ہاشم میں واقع ہے۔ اور یہی بات علماء و محققین کے نزدیک صحیح ہے۔

حضرت علی کی مدحت

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں یا ان کا مقام ومرتبہ آپ سے زیادہ ہے۔ بے شک ان سے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی شان وعظمت اور بزرگی وفضیلت فزوں تر ہے، بلکہ آپ کے فضائل ومناقب کا احصاء ہی ناممکن ہے۔ شیخ الاسلام سیدنا امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا خوب فرماتے ہیں: " واللہ العظیم " اگر ہزار دفتر اس جناب (علی پاک) کے شرح فضائل میں لکھے جائیں یکے از ہزار تحریر میں نہ آئیں رسول اللہ ﷺ نے ان سے مواخات کی، علو نسب وشرافت صہر میں سب سے برتری ملی، جہاد ستانی ولشکر شکنی تھی کہ قوت الٰہی کا نمونہ ،روئے انور کی تاب وتجلی تھی کہ عارض ایمان کا گلگونہ، تلوار تھی یا چہرۂ اسلام کی ڈھال اور بازو تھے کہ زور نبوی کی تمثال ......الخ پھر فرماتے ہیں:

محبوب خدا علی

وہ کون تھا جسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا، جب وہ پیارا محبوب روانہ ہوا، محبت مصطفوی نے جوش فرمایا، حضور اقدس ﷺ نے دونوں ہاتھ بلند

فرما کردتا کی اللھم لاتمتنی حتیٰ ترینی علیا! الٰہی مجھے دنیا سے نہ اٹھانا جب تک علی کو نہ دیکھ لوں! ہاں وہ علی ہے محبوبِ خدا و مطلوبِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بالا منزلت علی

☆ ہاں وہ کون ہے جسے معراج کے جانے والے، عرش پر قدم رکھنے والے نے حکم دیا: میرے کندھوں پر چڑھ کر سقفِ کعبہ سے بت گرادے! اور جب وہ بلند اختر چڑھا، اپنے کو ایسے مقامِ رفیع پر پایا کہ فرماتا ہے: "انہ لیخیل الی انی لو شئت لنت افق السمآء" مجھے خیال آتا تھا اگر چاہوں آسمان کا کنارہ چھولوں۔ ہاں وہ علی ہے بالا منزلت والا، کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

خلیفۂ امجد علی

ہاں وہ کون ہے جسے رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں ساتھ نہ لے گئے۔ عرض کیا حضور مجھے عورتوں بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں! ارشاد ہوا: کیا تو راضی نہیں تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے، مگر میرے بعد نبی نہیں۔ ہاں وہ علی ہے، برادر احمد، خلیفۂ امجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حرزِ اسلام علی

ہاں وہ کون ہے کہ روزِ خیبر مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: کل یہ نشان اسے دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی، خدا اور رسول اسے پیارے اور وہ خدا اور رسول کا پیارا۔ رات بھر

لوگوں میں چرچا رہا دیکھئے کے عطا ہو! صبح حضور نے اس فتح نصیب کو بلا کر نشان عطا کیا۔ ہاں وہ علی ہے، حرز اسلام وشیر ضرغام رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حرف آخر

یک چند بمداحی او دل بستیم عمری قدم اشہب خامہ خستیم

دیدیم رضاؔ حوصلہ فرسا کارے ست کاغذ بدریدیم و قلم بشکستیم

ترجمہ: ہم انکی تھوڑی سی تعریف کرنے پر پھولے نہیں سماتے
حالاں کہ ہم تو انکے گھوڑے کے قدموں کی خاک کی تعریف بیان کرنے سے بھی قاصر ہیں

بس اے رضاؔ ہم نے دیکھ لیا کہ یہ حوصلہ فرسا کام ہے
اسی لئے ہم نے کاغذ پھاڑ دیا اور قلم توڑ دیا

(مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین، تبصرہ سابعہ، ص 57، 91، 92، 95، 93، 106، مکتبہ بہار شریعت لاہور، اشاعت اول جمادی الاخری 1431ھ)

سوالات و جوابات

اگر چہ اس بابت اہلسنت کا موقف واضح ہوگیا ہے، لیکن جن کتابوں میں اس کے خلاف لکھا ہے بہتر ہے کہ ان پر بھی مختصراً کلام ہوجائے و باالله التوفیق۔

امام حاکم

س: امام حاکم نے لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے ۔پوری عبارت اس طرح ہے:

اخبرنا ابوبکر محمد بن احمد بن بالویه ،ثنا ابراهیم بن اسحاق الحربی ،ثنا مصعب بن عبدالله فذکر نسب حکیم بن حزام وزادفیه وامه فاختة بنت زهیر بن اسد بن عبدالعزی وکانت ولدت حکیماً فی الکعبة وهی حامل فضر بها المخاض وهی فی جوف الکعبة فولدت فیها فحملت فی نطع وغسل ماکان تحتها من الثیاب عند حوض زمزم، ولم یولد قبله ولا بعده فی الکعبة احد۔

قال الحاکم :وهم مصعب فی الحرف الاخیر فقد تو اترت الاخبار ان فاطمة بنت اسد ولدت امیر المومنین علی ابی طالب کرم الله وجهه فی جوف الکعبة ۔(المستدرك على الصحيحين،كتاب معرفة الصحابه،ذكر مناقب

حکیم بن حزام القرشی رضی اللہ عنہ، ج 3،ص 550، دار الکتب العلمیہ بیروت ،الطبعۃ الثانیہ 1422ھ
)(خلاصہ)امام ابوعبداللہ مصعب اسدی کہتے کہ: حضرت حکیم بن حزام مولود کعبہ ہیں،ان سے پہلے یا بعد کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔امام حاکم نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ان کا وہم ہے،متواتر خبروں سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا "مولود کعبہ" ہونا بھی ثابت ہے۔

ج:امام مصعب کی بات بالکل درست ہے،حاکم کی بات صحیح نہیں جیسا کہ امام نووی اور حافظ سیوطی نے لکھا ہے۔(تھذیب الاسماء واللغات ،حرف الحاء،ج 1،ص 409،رقم 127،دار الفیحاء بیروت ،الطبعۃ الاولیٰ 1427ھ۔تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی ،النوع الستون،التواریخ والوفیات،ص 356 ،دار الکتاب العربی بیروت، 1427ھ
)اس پر محقق عبد الرحمان محمد سعید نے بھی تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

حاکم کا یہ کہنا کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ان کی والدہ ماجدہ نے کعبہ میں جنم دیا اور اس بابت متواتر خبریں ہیں،یہ حاکم کے عجائب میں سے ہے۔اگر واقعتاً ہی اس بارے میں روایات اس قدر تھیں تو حاکم کو چاہیے تھا کہ انہیں نقل کرتے (لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا)۔

ان فاطمہ بنت اسد ولدت علیا فی جوف الکعبۃ ' لم اجد فی

کتب الحدیث شیئا من ذالک بل الثابت ان حکیم بن حزام ھو المولود فی جوف الکعبة ،من عجائب الحاکم انه روی فی مناقب حکیم بن حزام انه ولد فی جوف الکعبة تعقبه بانه قدتواترت الاخبار بان فاطمة ولدت علیا فی جوف الکعبة ،وکان اللائق به ای یاتی بتلک الروایة المتواتره. (شبھات ورد ود احادیث یحتج بھا الشیعة، ج 1،ص 136)

موضوعات حاکم

س: اگر یہ بات صحیح نہیں تھی تو امام حاکم نے اسے صحیح بلکہ متواتر کیوں کہا؟

ج: صرف یہی نہیں امام حاکم نے تو بہت ساری موضوع و باطل روایات کو بھی صحیح کہا ہے۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ یہ جاننے کے لیے مندرجہ ذیل سطور ملاحظہ کریں۔

حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابوبکر السیوطی الشافعی، المتوفی 911ھ لکھتے ہیں:

قال شیخ الاسلام :وانما وقع للحاکم التساھل لانه سود الکتاب لینقحه فاعجلته المنیة ۔ شیخ الاسلام نے فرمایا: حاکم کی غفلت کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے کتاب (مستدرک) کا مسودہ تیار کیا، ابھی نظر ثانی کرنی تھی کہ انتقال کر گئے (یعنی اسے دوبارہ نہیں پڑھا کہ اغلاط کا سدباب ہو سکے) (تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، النوع اللول الصحیح وفیه مسائل، ص 49، دارالکتاب العربی بیروت، 1427ھ)

امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمان السخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، المتوفی 902ھ لکھتے ہیں:

ابوعبد اللہ حاکم نیشاپوری نے بسبب غفلت کئی موضوع احادیث کو صحیح کہا ہے، ہوسکتا ہے ایسا انہوں نے تعصب کی وجہ سے کیا ہو، کیونکہ ان پر "تشیع" کا الزام تھا، لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ مستدرک ان کی آخری عمر کی تصنیف ہے اور اس وقت ان کے حافظے میں تبدیلی آگئی تھی اور ان پر غفلت طاری تھی اس لئے تنقیح وتصحیح نہ کر سکے۔(فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث، الصحیح الزائد علی الصحیحین، ج 1، ص 49، مرکز اہل السنۃ برکات رضا ہند، الطبعۃ الاولیٰ 1427ھ)

تساہل حاکم

نیز علمائے کرام نے لکھا ہے کہ امام حاکم نے روایات پر حکم صحت نافذ کرنے میں غفلت برتی ہے۔(معرفۃ انواع علم الحدیث لابن الصلاح، النوع الاول من انواع علوم الحدیث معرفۃ الصحیح من الحدیث، ص 88، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1423ھ ☆ التقریب والتیسیر لمعرفۃ سنن البشیر النذیر فی اصول الحدیث لنووی، النوع الاول الصحیح، ص 26، دار الکتاب العربی

بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1405ھ ☆الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث لابن کثیر، الزیادات علی الصحیحین، ص 39، دار الفیحاء دمشق، الطبعۃ الثالثہ 1421ھ ☆الشذا الفیاح من علوم ابن الصلاح ،النوع الاول، من انواع علوم الحدیث معرفۃ الصحیح من الحدیث، ج 1، ص 90، مکتبۃ الرشد، الطبعۃ الاولیٰ 1418ھ ☆المقنع فی علوم الحدیث لابن الملقن، الرابعۃ، ج 1، ص 67، دار فواز سعودیہ ☆ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی للسیوطی ،النوع الاول، ص 49 ☆ توضیح الافکار لمعانی تنقیح الانظار، مسالۃ(7) فی بیان الصحیح، الزائد علی مافی البخاری ومسلم، ج 1، ص 67، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1417ھ ودیگر کتب علوم الحدیث) ان کے اسی تساہل کی بنا پر حافظ زین الدین عبدالرحیم بن حسین العراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، المتوفی 806ھ نے لکھا ہے کہ: مولانا قاضی القضاۃ بدر الدین بن جماعۃ فقال :انہ یتتبع ویحکم علیہ بما یلیق بحالہ من الحسن او الصحۃ او الضعف وھذا ھوا الصواب ۔مولانا قاضی القضات بدر الدین بن جماعہ نے اس سے اختلاف کیا ہے کہ جب حاکم کسی حدیث کی

تصحیح میں متفرد ہوں تو اس کو حسن قرار دیا جائے گا۔ وہ کہتے ہیں بلکہ تحقیق کی جائے گی اور اس حدیث کا صحیح حکم معلوم کیا جائے گا کہ آیا وہ صحیح ہے، حسن ہے یا ضعیف ہے، اور اس کے مطابق اس پر حکم لگایا جائے گا۔ (التقیید والایضاح لما اطلق واغلق من مقدمۃ ابن الصلاح،النوع اللول معرفۃ الصحیح، ص 29، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الثانیہ 1420ھ) حافظ عراقی کی یہی عبارت ایک معاصر عالم، محقق، شارح، اور مفسر زدرہ علامہ نے بھی نقل کی ہے۔ (شرح صحیح مسلم، ج 1، ص 90، فرید بک سٹال لاھور، الطبع السادس عشر 1429ھ)

امام حاکم کا تشیع

مستدرک میں موضوع حدیثیں صحیح کہہ کر نقل کرنے کی ایک وجہ امام حاکم کا تشیع بھی ہے۔ چنانچہ:

حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی، المتوفی 786ھ لکھتے ہیں:

محمد بن عبدالله الضبی النیسابوری، الحاکم ابو عبدالله الحافظ ،صاحب التصانیف ،امام صدوق ،لکنه یصحح فی مستدرکه احادیث ساقطة ،ویکثر من ذلک ،فما ادری هل خفیت علیه فما هو ممن یجهل ذلک ،وان علم فهذه خیانة عظیمة ،ثم هو شیعی مشهور بذلک من غیر تعرض للشیخین. وقد قال ابن طاهر :سالت ابا

اسماعیل عبداللہ الانصاری عن الحاکم ابی عبداللہ فقال: امام فی الحدیث رافضی خبیث۔ قلت: اللہ یحب الانصاف، ماالرجل برافضی، بل شیعی فقط۔

حاکم نیشاپوری کتابوں کے مصنف اور امام صدوق تھے مگر انہوں نے مستدرک میں گری پڑی احادیث کو بھی صحیح کہہ دیا ہے اور ایسا کثرت سے کیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ جہالت اور بے خبری کی وجہ سے ہو کیونکہ ایسا ہو نہیں سکتا، پھر اگر یہ جان بوجھ کر کیا ہے تو یہ بہت بڑی خیانت ہے۔ نیز حاکم مشہور "شیعی" بھی ہے، البتہ شیخین کریمین (سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درپے نہیں ہوتا۔ ابوطاہر کا کہنا ہے میں نے ابو اسماعیل عبداللہ انصاری سے حاکم کے متعلق پوچھا تو وہ کہنے لگے: حدیث کا امام اور خبیث رافضی تھا۔ لیکن میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ انصاف کو پسند فرماتا ہے "**حاکم رافضی نہیں فقط شیعی تھا**"۔ (میزان الاعتدال فی نقد الرجال، حرف المیم، ج 3، ص 582، رقم 8259، دارالفکر بیروت 1429ھ) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، المتوفی 852ھ نے بھی حاکم کے تذکرہ میں یہ بحث نقل کی ہے۔ (لسان المیزان، من اسمہ محمد، ج 5، ص 236، دارالکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1416ھ)

اہل تشیع کے نزدیک

امام حاکم کے بارے میں شیعوں کے خیالات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

شیعہ مصنف عباس قمی، المتوفی 1320ھ نے امام حاکم پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

وهو من ابطال الشيعة وسدنة الشريعة وذكره ابن شهر اشوب في معالم العلماء وصاحب الرياض في القسم الاول في عداد الاماميه على ما نقل عنهما ۔حاکم بہت بڑا شیعہ اور انکی شریعت کا ستون تھا، ابن شہر اشوب نے **معالم العلما** میں اور صاحب ریاض نے قسم اول میں جہاں شیعہ علما کی تعداد بیان کی ہے وہاں حاکم کا ذکر کیا ہے۔(الکنی والالقاب، الحاکم، ج2، ص 170، مکتبة الصدر طهران، الطبعة الرابعه) نیز شیعہ حضرات امام حاکم کی تالیفات کا شمار بھی اپنی کتابوں میں کرتے ہیں ۔ملاحظہ فرمائیں:(الذريعة الى تصانيف الشيعة، ج 2، رقم 1249، ص 177 پر حاکم کی کتاب **امالی** کا ذکر ہے۔ ج 3، رقم 1083 ص 161 پر **تاريخ نيشا پور** کے تذکرے میں لکھا ہے: **تاريخ نيسابور ،للحافظ الحاكم ابي عبدالله محمد بن عبدالله النيسابوري المعروف بابن البيع المولود سنة 321 والمتوفى سنة 405،قد عد الشيخ المحدث الحر العاملي في الفائدة الرابعة من خاتمة الوسائل**

تاریخ نیسابور ھذامن الکتب المعتمدہ التی نقل عنہ بالواسطة فی عداد اصول القدماء وکتبھم وفی ردیفھا ،وعد فی الریاض مولفہ من علماء الشیعة وحکی عنہ ترجمة سیدنا فی التکملة ،ونسخة منہ توجد فی مکتبة السلطان محمد الفاتح فی الآستانہ کما فی فھرسھا ،حکی فی کشف الظنون عن السبکی انہ سید الکتب الموضوعة للبلاد ولم یر تاریخ اجل منہ اولہ (الحمد اللہ الذی اختار محمدا) ثم ذکر خصوصیاتہ وذیلہ ومختصرہ۔ ج 16،ص185پر فضائل فاطمة الزھراء کی بابت لکھا ہے:فضائل فاطمة الزھراء ،للحاکم النیسابوری ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ م 405،عدہ فی (الریاض)من علماء الشیعة ،وترجمہ سیدنا فی (التکملة) ذکرہ (کشف الظنون) ومر بعنوان (فضائل الزھراء) ۔اسی طرح ج 18، رقم 3679،ص5پر مستدرک صحیح البخاری کاذکر کیا ہے۔(الذریعة الیٰ تصانیف الشیعة،تصنیف محمد محسن نزیل سامراء الشھیر بالشیخ آقا بزرك الطھرانی،داراحیاء التراث العربی بیروت ،الطبعة اللولیٰ 2009ء)امام حاکم کواتنی فراخ دلی کے ساتھ شیعوں نے اپنا آدمی کیوں کہا؟یہ علماء کرام ہی بتاسکتے ہیں ہم اس پرکوئی تبصرہ نہیں کرتے۔

حافظ ذہبی، ملا علی قاری

س: کیا امام ذہبی اور ملا علی قاری نے بھی حضرت علی کو مولود کعبہ لکھا ہے؟

ج: امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک کی تلخیص میں حاکم کے اسی قول کے نیچے حاکم ہی کی عبارت نقل کی ہے، اس کے علاوہ آپ کی رجال کی کتابوں میں یہ بات ہماری نظر سے نہیں گزری۔ آپ نے باون 52 جلدوں پر مشتمل کتاب "تاریخ اســـــــلام" لکھی ہے، ہم نے کافی وقت صرف کر کے اس کی ورق گردانی کی مگر باوجود تلاش بسیار اس میں سوائے حضرت حکیم بن حزام کے کسی کا مولود کعبہ ہونا نہیں ملا، حالانکہ اس میں حضرت علی کا ذکر پاک حضرت حکیم بن حزام کی بنسبت بہت زیادہ ہے۔

اسی طرح آپ کی ایک کتاب "سیر اعلام النبلاء" اٹھارہ 18 جلدوں میں ہے، اس میں بھی حضرت حکیم بن حزام کے ذکر میں تو لکھا ہے کہ یہ "مولود کعبہ" ہیں لیکن سیدنا علی المرتضٰی کے ذکر میں ایسی کوئی بات نہیں لکھی۔

اور تلخیص میں بھی آپ نے حاکم کا قول نقل کر کے سکوت فرمایا ہے تحقیق کر کے حکم نہیں لگایا۔

اسی طرح ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے "شرح شفا" میں یہ عبارت لکھی ہے:

(وحکیم بن حزام) ولد فی الکعبة. و لا یعرف احد ولد فی الکعبة غیره علی الاشهر و فی مستدرک الحاکم ان علی بن ابی طالب

کرم اللہ وجھہ ولد ایضاً فی داخل الکعبۃ ۔(شرح الشفاء،الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالی لہ المحاسن……،فصل ان قلت اکرمك اللہ تعالی……،ج1،ص159،دارالکتب العلمیہ بیروت،الطبعۃ الاولی 1421ھ)

اس عبارت سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱)حضرت حکیم بن حزام ہی ''مولود کعبہ'' ہیں،کوئی نہیں جانتا کہ ان کے علاوہ بھی کوئی ''مولود کعبہ'' ہو،اور یہی مشہور ترین ہے۔

(۲)حاکم کہتے ہیں کہ حضرت علی بھی کعبہ میں پیدا ہوئے۔

اب آپ ہی بتائیں کہ ایک طرف تمام اہلسنت ہیں اور دوسری طرف حاکم کی وہ بات جسے ان علما نے کمزور وضعیف کہا ہے جن سے ملا علی قاری علیہ الرحمہ بھی مستفید ہوتے ہیں۔اس صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے،جمہور کی تائید یا حاکم کے ضعیف قول کی حمایت!

مسعودی

س: مورخ ابوالحسن علی بن حسین مسعودی،المتوفی 346ھ نے بھی لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔

وکان مولدہ فی الکعبۃ ۔(مروج الذھب ومعادن الجوھر، ذکر خلافۃ امیر المومنین علی ابن ابی طالب

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ،ج2،ص 351،دارالقلم بیروت ،الطبعۃ الاولیٰ 1408ھ)

ج: مسعودی نے یہ بات بغیر سند اور حوالے کے لکھی ہے اور مسعودی کا بغیر ماخذ بیان کیے نقل کردینا کافی نہیں اس نے تو بہت ساری نا قابل تسلیم باتیں بھی نقل کی ہیں بلکہ امام ابوبکر محمد بن عبداللہ المعافری الاندلسی (ابن العربی) المتوفی 543ھ تو یہاں تک فرماتے ہیں:

اس بدعتی وحیلہ ساز کی باتوں سے الحاد کی بو آتی ہے۔ **واما المبتدع المحتال فالمسعودی،فانہ یاتی منہ متاخمۃ الالحاد فیما روی من ذلک،واما البلاغۃ فلا شک فیہ** ۔(العواصم من القواصم فی تحقیق مواقف الصحابۃ بعد وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم،ص 167،دارالکتب العلمیہ بیروت،الطبعۃ الرابعۃ 1428ھ)

مسعودی شیعہ

نیز علما نے اسے شیعہ بھی کہا ہے۔چنانچہ: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "تحفہء اثنا عشریہ "میں شیعوں کے مکروفریب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ لوگ کسی شخص کے بارے میں یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ بڑا متعصب سنی تھا، بلکہ پکا ناصبی تھا، پھر اس کی ایک بات جو کہ اہلسنت کے خلاف اور مذہب شیعہ کے موافق ہو پھیلاتے ہیں،تا کہ لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہو جائیں کہ اتنا

متعصب سنی جب اس بات کو صحیح کہہ رہا ہے تو لازماً صحیح ہوگی ۔جیسا کہ ''غالی رافضی ''ہشام کلبی اور ''مروج الذہب کا مصنف مسعودی'' اور ان جیسے لوگوں کو یہ حضرات اہلسنت میں شمار کرتے ہیں اور ان کے مقولات ومنقولات اہلسنت پر الزاماً پیش کرتے ہیں۔وهشام کلبنی مفسر که رافضی غالی است ومسعودی صاحب مروج الذهب وابوالفرج اصفهانی صاحب کتاب الاغانی وعلی هذا القیاس۔(تحفہ اثنا عشریہ،کید بیست وسیوم (23)،ص 91، 90، ملخصاً ،مکتبۃ الحقیقہ ترکی ،1408ھ) حضرت محدث کی اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ:

مسعودی ''غالی رافضی ''تھا۔

شیعوں کا تبصرہ

اور اس بات کی تائید رافضیوں نے بھی کی ہے ۔چنانچہ ان کا رجال کا عالم، مامقانی لکھتا ہے:انہ امامی ثقة وهو الحق الحقیق بالاتباع ۔مسعودی یقیناً ثقہ امامی (شیعہ)تھا،یہی پیروی کے لائق حق بات ہے ۔(تنقیح المقال فی علم الرجال ،من ابواب العین ،ج 2،ص 282،المرتضویہ نجف الاشرف ، 1352ھ)اسی طرح ہاشم خراسانی کی کتاب **منتخب التواریخ** کے مقدمہ میں میرزا ابوالحسن شعرانی نے لکھا ہے کہ:مسعودی مردے شیعی وامامی بود۔مسعودی امامی شیعہ ہے۔(منتخب التواریخ در وقائع مهمه متعلقه ......الخ،ص ج

،کتابفروشی..... تھران،چاپ سوم 1347ھ) محسن الامین شیعہ نے لکھا ہے: شیخ طوسی اور نجاشی وغیرہ نے مسعودی کے شیعہ ہونے پر نص وارد کی ہے۔

غلط فہمی کا ازالہ

پھر ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے لکھتا ہے: علامہ تاج الدین سبکی نے جو اس کا ذکر **طبقات شافعیہ** میں کیا ہے یہ ان کا وہم ہے اور یہ اسی طرح ہے جیسے انہوں نے ابوجعفر محمد بن حسن طوسی کا ذکر **طبقات شافعیہ** میں کر دیا؛ حالاں کہ طوسی شیعوں کا ''**شیخ الطائفہ**'' ہے۔(اعیان الشیعہ،مولفوالشیعۃفی الفرق والدیانات، ج1،ص157، دارالتعارف للمطبوعات بیروت1403ھ)

کتب شیعہ

اسی طرح **الذریعہ الی تصانیف الشیعہ** ایک طہرانی شیعہ کی تصنیف ہے جس میں اس نے مذہب شیعہ کی کتب کا تذکرہ کیا ہے، اس میں مسعودی کی کتابیں بھی شامل ہیں۔ مثلاً: (۱) **اثبات الوصیۃ لعلی بن ابی طالب** (۲) **تنبیہ الاشراف** (۳) **الصفوۃ** (۴) **مروج الذہب** (۵) **المقالات فی اصول الدیانات** ۔(۱) ج1،ص 78،رقم 536،(۲) ج4،ص 320، رقم 1957،(۳،۴) ج 15،ص 36،رقم 313،(۵) ج 21،ص

252، رقم 5625، دار احیاء التراث العربی بیروت ،الطبعة الاولیٰ 2009ء)

ایسے مجروح شخص کی ایسی رائے جو کہ محدثین وعلماء اہلسنت کے خلاف ہے کسی طرح بھی لائق التفات نہیں۔

نزھۃ المجالس

س: نزهة المجالس میں لکھا ہے کہ حضرت علی مولود کعبہ ہیں۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: نزهة المجالس میں شیخ عبد الرحمان بن عبد السلام الصفوری، المتوفی 900ھ نے فصول المهمه فی معرفة الائمه کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ لکھتے ہیں:

ورائیت فی الفصول المهمة فی معرفة الائمة بمكة المشرفة شرفها الله تعالیٰ لابی الحسن المالکی ،ان علیا ولدته امه بجوف الكعبةشرفها الله تعالیٰ وهی فضیلة خصه الله تعالیٰ بها وذلک ان فاطمة بنت اسد رضی الله عنها اصابها شدة الطلق فادخلها ابو طالب الی الکعبة ۔ ابوالحسن مالکی (ابن صباغ) نے اپنی تصنیف "الفصول المهمه فی معرفة الائمه" میں لکھا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکم مادرسے جوف کعبہ میں متولد ہوئے اور اس فضیلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہی خاص فرمایا۔ تفصیل قدرے یوں ہے کہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بغرض طواف بیت اللہ شریف آئیں، وہیں دردِ زہ کا آغاز ہوا، ابو طالب نے انہیں کعبہ میں داخل ہونے کا اشارہ کیا، آپ جب اندر چلی گئیں تو وہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ (نزھۃ المجالس ومنتخب النفائس، باب مناقب امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ج 2، ص 553، دار الجیل بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1408ھ۔ زینت المحافل ترجمہ نزھۃ المجالس، ج 2، ص 608، شبیر برادرز لاھور اشاعت اول 1419ھ) اس روایت کا ماخذ **فصول المھمہ** ہے اور یہ کتاب ایسی نہیں کہ اس کی ہر بات آنکھیں بند کر کے تسلیم کر لی جائے۔ اس کی تو ابتداء ہی ایسے کلمات سے ہوتی ہے جو رافضیوں کے ایک "مخصوص عقیدے کے غماز" ہیں۔ اسی بنا پر کتاب کے مصنف کو رافضیت کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ (کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، باب الفاء، ج 2، ص 509، رقم 9491، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعۃ الاولیٰ 1429ھ)

خلافِ حقیقت بات

اور اگر بالفرض کتاب ہذا کا مصنف رافضی نہ بھی ہو پھر بھی واقعہ مذکورہ خلافِ حقیقت ہے۔ اس میں جو یہ لکھا ہے **(وھی فضیلۃ خصہ اللہ تعالیٰ)** یعنی مولودِ کعبہ ہونا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاصہ ہے، یہ بات غلط ہے، کیونکہ سابقہ

اوراق میں ہم حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولود کعبہ ہونے پر کثیر علماء ومحدثین کی عبارات نقل کر چکے ہیں اور بقول شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ کا مولود کعبہ ہونا تواریخ صحیحہ سے ثابت ہے "در تواریخ صحیحہ ثابت است ۔" (تحفہ اثناعشریہ، ص 164) تو جب حضرت حکیم بن حزام مولود کعبہ ہیں تو پھر یہ حضرت علی پاک کا خاصہ کیسے ہوا؟

دوسری بات (فادخلها ابو طالب) یعنی بوقت ولادت سیدنا علی المرتضیٰ کی والدہ کو ابو طالب نے کعبہ میں داخل کیا۔ یہ بھی محل غور ہے، کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کے وقت ابو طالب موجود نہیں تھے۔ جیسا کہ آپ کے رجز

انا الذی سمتنی امی حیدرہ ...... کلیث غابات کریہ المنظرہ

کی شرح میں امام نووی، حافظ ابن عساکر، علامہ سہیلی، علامہ ابن منظور، علامہ صالحی شامی اور علامہ طحطاوی نے لکھا ہے۔ (المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، ج 12، ص 185، رقم 1806، دار احیاء التراث العربی بیروت ☆ تاریخ دمشق الکبیر، ج 45، ص 13، رقم 5029، دار احیاء التراث العربی بیروت، الطبعة اللولیٰ 1421ھ ☆ الروض الانف فی شرح سیرۃ النبویہ لابن ھشام، ذکر المسیر الی خیبر فی المحرم سنة سبع، ج 7، ص 107، دار احیاء التراث العربی بیروت، الطبعة اللولیٰ 1421ھ

☆مختصر تاریخ دمشق،علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه،ج 17،ص 301،دارالفکر دمشق،الطبعة اللولیٰ 1402ھ ☆سبل الهدی والرشاد فی سیرة خیر العباد......شرح غریب ذکر قتل علی رضی الله عنه ......ج 5،ص 163،دارالکتب العلمیه بیروت،الطبعة اللولیٰ 1421ھ ☆نهایةالایجاز فی سیرة ساکن الحجاز،الفصل السابع فی ظواهر السنةالسابعة مافیها من الغزوات،ص 327،328،دارالذخائر القاهره،الطبعة اللولیٰ 1419ھ)

اور جب وہ موجود ہی نہیں تو پھر داخل کرنے کا کیا معنیٰ؟

اس کے علاوہ شارح بخاری امام شمس الدین محمد بن عمر بن احمد المغیری الشافعی،المتوفیٰ 956ھ نے فصول المهمه کی اس عبارت کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ علما کے نزدیک ضعیف ہے،مولود کعبہ صرف حضرت حکیم بن حزام ہیں، ان کے علاوہ کوئی مولود کعبہ نہیں۔لکھتے ہیں:

وما نقله فی الفصول المهمة من ان سیدنا علی بن ابی طالب ولدته امة فی جوف الکعبة،فهو ضعیف عندالعلماء کما نقله النووی ولم یولد فی جوف الکعبة سوی حکیم بن حزام دخلت امه الکعبة وهی حامل،فضربها المخاض،فاتیت بنطع فولدته فی الکعبة ولایعرف

ذلک لغیرہ ۔(المجالس الوعظیة فی شرح احادیث خیر البریة صلی اللہ علیہ وسلم من صحیح الامام البخاری ،المجلس الرابع والثلاثون ،ج 2،ص 161،دار الکتب العلمیہ بیروت ،الطبعة اللولیٰ 1425ھ)

☆☆☆

نور الابصار

س: کیا نور الابصار میں بھی لکھا ہے کہ حضرت علی کی ولادت کعبہ میں ہوئی؟

ج: اس میں بھی **فصول المھمہ** کے مصنف ابن صباغ ی کے حوالے سے لکھا ہے۔

قاله ابن الصباغ . (نور الابصار فی مناقب آل بیت المختار،الباب اللول ،فصل فی ذکر مناقب سیدنا علی بن ابی طالب ،ص 183،دار المعرفہ بیروت ،الطبعة اللولیٰ 1426ھ)

شاہ عبدالعزیز، شیخ عبدالحق

س: کیا شاہ عبدالعزیز اور شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے بھی آپ کو مولود کعبہ لکھا ہے؟

ج: قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس روایت کو بر بنائے شہرت نقل

کیا ہے، جیسا کہ خود فرماتے ہیں: وروایت مشہور چنیں است (تحفہ اثنا عشریہ، ص 163) صحیح اور تحقیق قرار نہیں دیا۔ البتہ اسی مقام پر حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "ان کا مولود کعبہ ہونا تواریخ صحیحہ سے ثابت ہے"۔ "در تواریخ صحیحہ ثابت است"۔ ص 164) تو اگر مولیٰ علی پاک والی روایت بھی درجہ صحت پر فائز ہوتی تو آپ اسے بھی صحیح کہتے۔

اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو لکھا ہے وہ بھی صحت پر دلالت نہیں کرتا۔

قیل، روی

جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں کہ عربی میں "قیل، روی" اور فارسی میں "گفتہ اند" وغیرہ الفاظ سے شروع ہونے والی روایت صحیح نہیں ہوتی۔ اور حضرت شیخ نے بھی اسے گفتہ اند سے ہی نقل کیا ہے، لکھتے ہیں: گفتہ اند کہ بود ولادت وی در جوف کعبہ۔ اس کا معنی ہے "کہتے ہیں کہ حضرت علی کعبہ میں پیدا ہوئے"۔ (مدارج النبوت، باب ھفتم، در ذکر کتاب آں حضرت ﷺ، علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج 2، ص 531، سطر 1، نوریہ رضویہ لاھور، طباعت دوم 1997ء)

اب "گفتہ اند" سے کوئی کیا سمجھے کہ کہنے والے کون ہیں؟ کہاں ہیں؟ اور کیسے

ہیں؟

س: اگر یہ صحیح نہیں تو شیخ محقق نے نقل کیوں کی؟

ج: یہ کہنا کہ اگر یہ بات صحیح نہیں تھی تو نقل کیوں کی، درست نہیں۔ کیونکہ خود حضرت شیخ رحمہ اللہ نے اسی مدارج النبوۃ میں ایک مقام پر لکھا ہے کہ: ہم پر بجز نقل روایت، کچھ لازم نہیں، "بقیہ ذمہ داری راوی کی ہے"۔ (یعنی ہمارا کام تو صرف روایت کو نقل کرنا ہے، وہ صحیح ہے یا نہیں، یہ روایت کرنے والے کی ذمہ داری ہے۔) (مدارج النبوۃ، رفع شبہات متعلقہ قضیہ افک، ج 2، ص 166، نوریہ رضویہ لاھور، طباعت دوم 1997ء) اور جب خود حضرت شیخ قدس سرہ ہر بات کی صحت کی ذمہ داری قبول نہیں فرمارہے تو پھر کسی دوسرے کے اعتراض کی کیا حیثیت ہے!

بعض کا خیال

س: سفینۃ الاولیا اور شواھد النبوت میں بھی حضرت علی کا "مولد" کعبہ لکھا ہے!

ج: ان دونوں کتابوں میں اسے "بعض" کے حوالے سے لکھا ہے کسی معتبر حوالے سے نہیں لکھا۔

چنانچہ: **سفینۃ الاولیا** میں ہے: وبعضے گفتہ اندکہ ولادت ایشاں درخانہ کعبہ بودہ۔ **بعض** کہتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ (سفینۃ الاولیا، ذکر حضرت امیر المومنین علی

مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، ص 22، درمطبع نامی منشی نول کشور☆ مترجم ص، 35، نفیس اکیڈمی کراچی، طبع ھفتم 1986ء) اسی طرح **شواھد النبوۃ** میں لکھا ہے: وبعضے گفتہ اند وولادت وے درخانہ کعبہ بودہ است۔ **بعض کا خیال ہے کہ آپ کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی۔** (شواھد النبوۃ لتقویۃ یقین اھل الفتوۃ، رکن سادس دربیان شواھد ودلائل، ذکر امیر المومنین علی ابی طالب، ص 160، سطر 14، 15، درمطبع نامی منشی نول کشور☆ مترجم ص 280، مکتبہ نبویہ لاھور، بارچھارم 1997ء) **وہ بعض کون ہیں؟ کوئی پتا نہیں!**

ازالۃ الخفا

س: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی "ازالۃ الخفا" میں حضرت علی کو "مولود کعبہ" لکھا ہے! لکھتے ہیں:

واز مناقب وی رضی اللہ عنہ کہ درحین ولادت او ظاھر شدیکی آن است کہ در جوف کعبہ معظمہ تولد یافت، قال الحاکم فی ترجمۃ حکیم بن حزام وقول مصعب فیہ لم یولد قبلہ ولا بعدہ فی الکعبۃ احد مانصہ وھم مصعب فی الحرف الاخیر فقد تواترت الاخبار ان فاطمۃ بنت اسد ولدت امیر المومنین علیاً فی جوف الکعبۃ **۔یعنی حضرت علی المرتضیٰ**

کے ان مناقب میں سے جو بوقت ولادت ظاہر ہوئے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کعبہ میں پیدا ہوئے۔حاکم نے حکیم بن حزام کے ترجمہ میں کہا: امام مصعب نے جو کہا ہے کہ حضرت حکیم بن حزام سے پہلے اور بعد کوئی بھی کعبہ میں پیدا نہیں ہوا، یہ وہم ہے۔ بیشک حضرت علی کے مولود کعبہ ہونے پر متواتر خبریں ہیں۔(ازالۃ الخلفاء عن خلافۃ الخلفاء،اما ماثر امیر المومنین وامام اشجعین اسداللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ،ج 4،ص406،کراچی)

ج: شاہ صاحب نے یہ بات مستدرک کے حوالے سے لکھی ہے اور مستدرک پر کلام ہو چکا ہے یہاں اعادہ کی حاجت نہیں۔ ہاں اگر شاہ صاحب تواتر کے کچھ دلائل نقل فرماتے یا کسی اور حوالے سے لکھتے تو الگ بات تھی۔

دیوان سالک

س: مفسر قرآن حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس شعر

بنا اس واسطے اللہ کا گھر جائے پیدائش ...... کہ وہ اسلام کا کعبہ ہے یہ ایمان کا کعبہ

سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مولیٰ مرتضیٰ کی جائے پیدائش کعبہ معظّمہ ہے۔

ج: قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اس سے رجوع بھی ثابت ہے کیونکہ یہ شعر 1357ھ کی تصنیف ''محامد پیغمبری (دیوان سالک)'' میں ہے، جبکہ اس سے تقریباً بتیس (32) سال بعد کی تصنیف ''سفر نامے'' میں لکھا ہے کہ آج صبح سیٹھ احمد صاحب بیرسٹر کے ساتھ اندرون مکہ معظّمہ کی زیارات نصیب ہوئیں جن میں

جائے ولادت حضور اکرم ﷺ جو باب الصفا سے کچھ فاصلہ پر ہے یہاں اب لائبریری بنی ہوئی ہے۔"جائے ولادت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ"اب یہاں ایک معلم کی دوکان ہے،یہ تمام مقامات حرم شریف سے قریب ہی ہیں۔(سفر نامہ ،ص 253،نعیمی کتب خانہ لاہور ،سال اشاعت 2006ء)تو اگر مولیٰ مرتضیٰ کریم کی جائے پیدائش اللہ کا گھر تھا تو پھر حرم شریف کے قریب جائے ولادت حضرت علی کا کیا مطلب؟؟

شرف ملت

س:علامہ عبد الحکیم شرف قادری نے بھی بدائع منظوم کی شرح میں لکھا ہے کہ حضرت علی بیت اللہ شریف میں پیدا ہوئے۔(شرح بدائع منظوم ،ص5،مکتبہ قادریہ لاہور)

ج:شرف ملت مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس روایت کی سند لکھی ہے اور نہ ہی ماخذ بیان کیا ہے،اور حضرت کے ہی بیان کردہ قاعدہ کے مطابق بغیر سند و معتبر ماخذ روایت نا قابل تسلیم ہوتی ہے۔جیسا کہ علامہ ابن حجر ہیتمی مکی کی طرف منسوبہ روایات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

علامہ ابن حجر مکی دسویں صدی ہجری میں ہوئے ہیں۔لازمی امر ہے کہ انہوں نے مذکورہ بالا احادیث صحابہ کرام سے نہیں سنیں،لہٰذا(ان کی)وہ سند معلوم ہونی چاہیے جس کی بنا پر احادیث روایت کی گئی ہیں،خواہ وہ سند ضعیف ہی کیوں نہ ہو،یا ان روایات کا کوئی مستند ماخذ ملنا چاہیے حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں:اسناد دین

سے ہیں، اگر سند نہ ہوتی تو جس کے دل میں جو آتا کہہ دیتا (مسلم شریف، ج 1، ص 12)(مقالات سیرت طیبہ، محافل میلاد اور غیر مستند روایات، ص 61، مکتبہ قادریہ لاہور، اشاعت سوم 1426ھ) اس عبارت کے پیشِ نظر یہ کہنا بجا ہے کہ حضرت شرف پندرہویں صدی میں ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش، ہجرت نبوی سے تئیس 23 یا پچیس 25 سال پہلے ہوئی، لازمی امر ہے کہ یہ بات انہوں نے کسی صحابی یا تابعی سے نہیں سنی، لہٰذا اس کی سند معلوم ہونی چاہیے یا مستند ماخذ؛ ورنہ یہ روایت ہرگز قابلِ قبول نہیں۔

☆......☆......☆

آخری گذارش!

قارئین! الحمدللہ ہم نے قابل ذکر کتب پر کلام کردیا، یہ روایت آپ کو جہاں بھی ملے گی بغیر سند و معتبر ماخذ ہی ملے گی اور اگر کسی نے حوالہ دیا بھی ہوگا تو انہیں کتب کا یا پھر رافضیوں کی کتابوں کا؛ کیوں کہ اس روایت کے یہی ''مستند'' ماخذ ہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی صاحب آپ کے سامنے بیان کرے کہ حضرت علی کعبہ میں پیدا ہوئے تو آپ کو حق حاصل ہے کہ اسے کہیں:

''هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. (اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔)

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ.'' (تا کہ جو ہلاک ہو دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ دلیل سے زندہ رہے۔)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالی ہر سنی مسلمان کو حضرت علی المرتضی اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی افراط سے پاک، دوامی محبت نصیب فرمائے اور ہماری اس کاوش کو قبولیت سے نواز کر مقبول عام کرے۔ آمین ثم آمین!

مرتضی شیر حق اشجع الاشجعین ☆ ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

اصل نسل صفا وجہ وصل خدا ☆ باب فضل ولایت پہ لاکھوں سلام

اوّلیں دافع رفض وخروج ☆ چاری رکن ملت پہ لاکھوں سلام

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن ☆ پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

ماحی رفض و تفضیل ونصب وخروج ☆ حامی دین وسنت پہ لاکھوں سلام

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب
1	جامع ترمذی
2	صحیح مسلم
3	سنن ابن ماجہ
4	مسند حمیدی
5	مسند احمد
6	مسند ابو یعلیٰ
7	فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل
8	السنۃ لابن ابی عاصم
9	السنۃ لابی بکر بن خلال
10	اختلال القلوب
11	تحفہ اثنا عشریہ
12	السنۃ لعبد اللہ بن احمد بن حنبل
13	المؤتلف والمختلف للدارقطنی
14	الاعتقاد والھدایۃ الی سبیل الرشاد

15	الکفایہ فی علم الروایہ
16	الاستیعاب
17	مختصر تاریخ دمشق
18	الریاض النضرہ
19	الصواعق المحرقہ
20	فتاویٰ رضویہ
21	مطلع القمرین
22	مسند عمر رضی اللہ عنہ
23	دیوان حماسہ
24	المحبر
25	اخبار مکہ
26	جمہرہ نسب قریش
27	انساب الاشراف
28	تاریخ الصحابہ
29	غریب الحدیث
30	ثمار القلوب
31	معرفۃ الصحابہ
32	الانساب

33	تاریخ دمشق
34	جامع الاصول
35	اسد الغابہ
36	مقدمہ ابن الصلاح
37	تھذیب الکمال
38	تاریخ اسلام
39	سیر اعلام النبلا
40	الوافی بالوفیات
41	البدایہ والنھایہ
42	الوفیات
43	الاصابہ
44	تدریب الراوی
45	خلاصہ تذھیب
46	تاریخ التواریخ
47	تھذیب الاسماء واللغات
48	نسیم الریاض
49	سیرت حلبیہ
50	تاریخ الخمیس

51 تاریخ الحرمین

52 الوسیط فی علوم و مصطلح الحدیث

53 مسائل حج و عمرہ

54 سیرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

55 صحابہ کی تابناک زندگیاں

56 شرح نہج البلاغہ

57 تاریخ خلیفہ بن خیاط

58 العقد الفرید

59 المعالم الاثیرہ

60 حج اور عمرہ

61 معلم الحجاج

62 رحلۃ ابن جبیر

63 تاج المفرق

64 المواعظ والاعتبار

65 نحر الذھب

66 مراۃ الحرمین

67 شفاء الغرام

68 تاریخ مکۃ المشرفۃ

69	بہار شریعت
70	تاریخ نجد و حجاز
71	خلاصۃ الکلام
72	مستدرک
73	شبہات و ردود
74	فتح المغیث
75	التقریب والتیسیر
76	الباعث الحثیث
77	الشذ الفیاح
78	المقنع فی علوم الحدیث
79	توضیح الافکار
80	التقیید والایضاح
81	شرح صحیح مسلم
82	میزان الاعتدال
83	لسان المیزان
84	الکنی والالقاب
85	الذریعۃ الی تصانیف الشیعۃ
86	مروج الذھب

87 تنقیح المقال

88 منتخب التواریخ

89 اعیان الشیعہ

90 تلخیص مستدرک

91 شرح شفا

92 نزھۃ المجالس

93 کشف الظنون

94 المنہاج

95 الروض الانف

96 سبل الھدیٰ والرشاد

97 نھایۃ الایجاز

98 المجالس الواعظیہ

99 نور الابصار

100 مدارج النبوت

101 سفینۃ الاولیا

102 شواہد النبوت

103 ازالۃ الخفا

104 دیوان سالک

☆ یہ فہرست حوالہ جات کی ترتیب کے مطابق مرتب کی گئی ہے۔یعنی جس کتاب کا پہلے حوالہ دیا ہے اس کا نام پہلے اورجس کا بعد میں دیا ہے اس کا نام بھی بعد میں لکھا ہے۔مثلاً: کتاب میں سب سے پہلے ترمذی شریف کا حوالہ دیا ہے پھر مسلم شریف کا پھر ابن ماجہ شریف کا اور آخر میں مقالات سیرت طیبہ کا،اورفہرست میں بھی یہی ترتیب ہے۔☆ حوالوں کے بار بار آنے کی وجہ سے کتاب کا نام دوبارہ نہیں لکھا۔
☆ یہاں صرف کتاب کے نام پر ہی اکتفا کیا ہے مصنف،مطبع اورسن طباعت وغیرہ کی معلومات کے لیے متن کی طرف رجوع فرمائیں!